رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERED NO A 783



ضعیفی دور کرنے کی تدبیر

مع ۲۴ تصاویر

موت کو تو کوئی روک نہیں سکتا لیکن امریکہ کے سائنسدانوں نے ضعیفی دور کرنے کی ترکیب نکال ہی ڈالی ہے چارپائی پر چپ چاپ پڑے اعضاء کو حرکت دیتے رہیے بڑھاپے کی شکایت اور کبھی دیگر بیماریوں کا اندیشہ ہوگا اعضاء کو کس طریقہ پر حرکت دینی چاہیے اسکے واسطے کتاب میں ... [illegible]

[illegible]

کرکے بہت فائدہ حاصل کیا ہو ... اس کتاب کے ... [illegible] ... اس کتاب کی صفات کو دیکھتے ہو ... بھی ... اسکی قیمت صرف ... [illegible]

ملنے کا پتہ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

نوجوانو ... [illegible] ... اگر آپ کو اشتہاری حکیموں نے لوٹ کھایا ہو ... علاج کرتے کرتے آپ عاجز ہوگئے ہوں تو ... آپ کے لیے رسالہ **قوت باہ عظمتی** پیش کرتے ہیں جس میں مشرق و مغرب کے جدید و قدیم حکیموں ... [illegible]

[illegible]

ملنے کا پتہ: **منیجر عظمت بک ڈپو لکھنؤ**

شرطیہ علاج اور دوا مفت

افسوس ... [illegible]

[illegible]

ملنے کا پتہ: **منیجر ... الشفا میڈیکل ہال لکھنؤ**

آپ بالکل غلطی پر ہیں

کہ تمام اشتہاری ادویہ بیکار ہیں ... [illegible] ... آج تک ... غلطی پر تھا یہ گولیاں شرطیہ طور پر ... خون و منی کی خرابی ... جریان ... زوال ... قوت ... وغیرہ ... امراض کو نابود کرکے ... طاقت و توانائی و قوت مردی بخشتی ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ... گولیاں صرف ایک روپیہ ... [illegible]

وید شاستری ... جام نگر کاٹھیاواڑ

[illegible]

قصہ ہے یا ظرافت کی جان

اردو میں آجتک اس قصہ کا مثل نہیں ہے

گپ شپ!

یہ ... ظرافت قصہ اودھ پنچ کے ساتھ مسلسل شائع ہوتا رہا ہے اس کے صفحات بطور ناول علیحدہ بھی مرتب کیے گئے ہیں ابتدا سے ۱۹۲۳ء سے جو حضرات اودھ پنچ کے خریدار ہیں انھوں نے مسلسل مطالعہ کرلیا ہوگا لیکن سہ ماہی اور ششماہی خریداران اودھ پنچ قصہ کی ابتدا سے ناواقف ہونگے یہ مرتب ناول انکے اشتیاق کو پورا کر سکتا ہے۔

قیمت علاوہ محصولڈاک ...

المشتہر

منیجر اخبار اودھ پنچ لکھنؤ

معزز خریدار اور میں

معزز خریدار - کیوں صاحب ... چاندی کے ... [illegible]

میں - ... [illegible]

م - ... [illegible]

خ - ... [illegible]

م - ... [illegible]

خ - ... [illegible]

م - ... [illegible]

خ - ... [illegible]

[illegible]

مسز ارتضیٰ خاں تاجر تنباکو لکھنؤ

آستانہ کا پتہ ... لکھنؤ

شاعری جزو ایست از پیغمبری

لکھنؤ کے ... [illegible] ... رشید مرحوم ... [illegible]

[illegible]

قیمت ... علاوہ محصول

المشتہر: **منیجر اودھ پنچ لکھنؤ**

جلد ۱۱ — نمبر ۱۸

مضامینِ غیر

پنجشنبہ ۱۳ مئی سنہ ۱۹۲۶ء

قرآن برہم مزن زترتیلِ غلط

محمد رمضان صاحب قریشی "انجمن حنفیہ سانده کلاں لاہور" دو اہم امور کی طرف مسلمانوں کو متوجہ کرتے ہیں:-

(۱) ترتیل کے قواعد اور تجوید کے ضوابط کا لحاظ کیے بغیر قرآن کی تلاوت سے معانی قرآن بدل جاتے ہیں لہذا ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ انھیں سیکھے ورنہ ماخوذ ہوگا۔

(۲) قرآن چھاپنے چھپوانے والوں کو لازم ہے کہ صحت کا اہتمام رکھیں غلط نہ چھاپیں آجکل بیان میں ہزارہا زیادہ نسخے اپنی غلطیوں سمیت پڑھنے والوں کے گلے کا گھنٹا بنے ہوئے ہیں۔

یہ دونوں باتیں ضرور قابل توجہ ہیں۔ اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ عین و ہمزہ الف و ح۔ ص س ث ض ظ ذ ز میں فرق نہ کرنے سے معانی بالکل بدل جاتے ہیں اگرچہ جاہل قاری کا ارادہ معنی بدلنے کا نہ ہو۔ بڑے مزے کی بات یہ ہے کہ عرب میں بھی بعض حروف کے تلفظ نے عجیب و غریب چولا بدلا ہے۔ مذکورہ بالا حروف کا تجویدی فرق تو اپنے قدیم لہجے اور مخرج پر قائم ہے مگر قاف کی جگہ گاف اور کاف کی جگہ چ بولنے سے انکی زبان ایسی مسخ اور ناپاک ہو گئی ہے کہ سننے اور سمجھنے کی قابل نہیں رہی جس وقت ایک نامعقول اور بے حیا عرب کہتا ہے:-

اللّٰھُمّ بِحگّ ھذا الچان العجیم (بحق ہذا القرآن الکریم) سبحان الذی بیدہ ...... مَلَچوت چل شئ (سبحان الذی بیدہ ملکوت کل شئے) اُسوقت جی چاہتا ہے کہ جوتی نعلین سے اسکے منھ کو مجرم بنا کے بگڑے کہنے کا مزا چکھا دے۔ عرب میں یہ وبا ایک صدی کے دوران ہی میں پھیلی ہے تیس سال اُس وقت تک حجاز اس بلا سے محفوظ تھا مگر اب کوئی مقام اس سے خالی نہیں ہے جس دیار کو دیکھیے گاف اور چے کی چکاری سے آماسترے یہ وہی عرب ہیں جو عجمی کو حبشی ہیں کو صین یا شین گلنار کو جلنار کہتے تھے۔ حروف کے صحیح ادا ہونے کا اہتمام خاص تھا۔ جو حرف زبان سے توتلے پن کے باعث ادا نہ ہوتا تھا اُسے بولنا چھوڑ دیتے تھے چنانچہ ایک منشی کو جس کی زبان سے ر ادا نہ ہوتی تھی بادشاہ نے حکم دیا لکھو

امر الامیران یحفر البیر الی خمسة عشر من شہر رمضان (امیر کا حکم ہے کہ پندرہ رمضان تک کنواں کھودا جائے) یہ عبارت اس غرض سے عمداً لکھوائی گئی تھی کہ محرر صاحب پڑھ کے سنائیں اور ہر ساری رے کو لام کہنے پر قہقہے لگائیں لیکن محرر تھا صاحب فہم اُس نے عبارت یوں بدل دی حکم الحاکم ان یقلب القلیب الی منتصف الصیام۔

علوم کا ترجمہ یونانی سے کیا گیا کوئی ثقیل لفظ ایسی نہ تھی جو معرب نہ کی گئی ہو اور تصرف کے ساتھ اُسکا تلفظ عربوں کی زبان کے موافق نہ کر لیا گیا ہو۔ یہ بہت آسان تھا کہ اُردو کی طرح دوسری زبانوں کی ابجد سے عربی ابجد میں حروف بڑھا لیے جاتے لیکن زبان کی محبت نے اتنا ذہن بھی گوارا نہ کیا اب وہی عرب ہیں کہ خود اپنی زبان کے الفاظ بگاڑ رہے ہیں۔ گویا انفسکم (قوا انفسکم) کہتے ہیں خدا ان کے منھ کو شدہ بنائے۔ اور کہتے کون صاحب ہیں؟ گاضی القضات صاحب! (قاضی القضاة) بہت ترے گاذی کے دُم گزے میں درزی کا گز۔ بڑا گاذی بنا ہے۔ اس گاذی سے ہزار درجہ وہ بنگالی بہتر ہے جو پڑھتا تھا "کُل اُعُوذُ برب الناش ملک الناش کہ باش ایک ٹھو بھول گیا مِنْ شرّ الناش" کیا معنے کہ یہ بدنصیب ماہر زبان نہ تھا قاضی نہ تھا۔ زبان افصاح حروف پر قادر نہ تھی۔ الفاظ سے اجنبی تھا۔ مگر یہ گاذی ناشدنی عالم بھی بنتا ہے نقیہ بھی ہے اہل زبان بھی ہے۔ اُسپر یہ عالم ہے۔ سب سے زیادہ سخت بات یہ ہے کہ لکھنے میں تو صحیح لکھتے ہیں۔ لیکن بات چیت میں انھوں نے اُس نحو و صرف کو بھی بگاڑ دیا ہے جس کے وضع کرنے میں اہتمام خاص ہوا اور جس کی تدوین میں لوگوں کی عمریں صرف ہو گئیں۔ اور آجتک علاوہ عرب کے ہر جگہ اُسکی تحصیل میں عمریں صرف کی جاتی ہیں۔ خصاحت و بلاغت کے قوانین کا منشا کلام اللہ ہے کلام اللہ کے طرز پر اپنی بول چال کو ڈھالنے کی عربوں نے ہمیشہ کوشش کی مگر یہ کوششیں گاذی القضات صاحب کی ایک گوا انفسکم پر قربان ہو گئیں۔

بہر حال محمد رمضان صاحب نے اہل ہند کو تجوید و ترتیل کے قواعد سیکھنے سکھانے کی جو تجویز کی ہے وہ یقیناً درست ہے۔ خصوصاً ایسی حالت میں جب کہ ہم ترکوں کی طرح نماز اور دیگر عبادات کو اُردو میں قائم نہیں کر سکتے اُنھوں نے اگر سورۂ فاتحہ کا ترجمہ ترکی میں کیا اور نماز میں وہی ترکی ترجمہ پڑھتے ہیں تو یہ اُنکی ترقی ہے۔ ہم ایسی ترقی کی جرأت نہیں ہو سکتی اسلیے کہ اس قسم کی ترقی خلاف حکم خدا و رسول ہے۔ ہم سے کہا گیا ہے کہ سورۂ فاتحہ پڑھو۔ ترجمہ کے متعلق اجازت نہیں دی گئی۔ پھر جب ہم سورۃ اسی زبان میں پڑھنے پر مجبور ہیں تو واجب ہے کہ صحیح پڑھیں اور اُن حروف کے ساتھ پڑھیں جس سے وہ مرکب ہوئی ہے۔ ورنہ اسکے معنے بدل جائیں گے نیکی برباد گناہ لازم "اسی کا نام ہے"۔ اب عرب اس قابل نہیں ہیں کہ ان کی پیروی کیجیے میں کی جائے ان کمبختوں نے اگلوں کی ساری کمائی لٹا دی ہے اور شاید اسی بیہودگی کا یہ نتیجہ ہوا کہ ایک طرف عراق عرب میں انگریزی پالیسی نے لوگوں کے منھ بگاڑ دیے دوسری طرف ابن سعود نے حجاز میں اب کوئی دعا کارگر نہیں ہوتی۔ اثر ہو تو کس طرح

وہ تو لکھے، فرماتے ہیں۔

ملے پر "اقتباس دوسری مصیبت یہی قرآن کا غلط چھاپنا۔ اور چھاپنے کے بعد دعوے کرنا کہ ہمارے مطبع کا قرآن بالکل صحیح ہے۔ حالانکہ نظر ثانی بھی ہوشیاری کے ساتھ نہیں کی ورنہ غلط نامہ آخر میں ضرور لگانا پڑتا۔ پھر کاتب صاحب کے تصرفات ضرب المثل ہیں ان کے تصرفات بھول چوک کی وجہ سے بھی ہوتے ہیں اور عمداً بھی۔ مثلاً ایک کاتب کی نسبت مشہور ہے کہ کسی نے ان سے قرآن لکھنے کی فرمائش کی جب کتابت مکمل ہوئی تو صاحب فرمائش نے ان سے پوچھا کیوں حضرت آپ نے اپنی طرف سے اصلاح تو نہیں دی فرمانے لگے استغفراللہ۔ مگر ایک جگہ اصل میں غلطی تھی وہ درست کر دی ہے۔ صاحب فرمائش نے گھبرا کے کہا حضرت وہ کیا غلطی تھی؟ کہا کچھ نہیں لکھا تھا خر موسیٰ بھلا ساری دنیا جانتی ہے کہ موسیٰ کے پاس خر کہاں تھا۔ خر تو حضرت عیسیٰ کی سواری میں تھا۔ لہذا خر موسیٰ کی جگہ خر عیسیٰ کر دیا ہے امید ہے کہ آپ اس ہوشیاری کی قدر فرمائیں گے۔

اس اشتہار میں محمد رمضان صاحب نے پانچ مطابع کے چھپے ہوئے قرآن کی غلطیاں نکالی ہیں اور ان کے باطل دعوے بھی نقل کر دیے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ سارے بیالیس ہزار قرآن غلط چھپے اور بکے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ تو صرف پانچ چھاپے خانوں کی کارروائی ہے ورنہ حضرت بیالیس لاکھ سے بھی یہ تعداد زیادہ ہے۔

"اول وہ تو ایسی بیہودہ غلطیاں ہیں جن کو دیکھ کے پشیمانی ہوتی ہے پڑھنے والے پشیمان ہو گئے۔ کہیں کوئی لفظ بڑھانے میں کہیں گھٹانے میں کہیں الٹا لکھا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سرے سے اس کلام پاک پر اصلاح دینے کا ارادہ تھا۔ مثلاً قرآن شریف [illegible] بو البشیر احمد تعلقہ دار [illegible] باڑلی [illegible] کے اہتمام سے چھپا [illegible] کی جگہ [illegible] کر دیا گیا ہے۔ تعلقہ دار صاحب [illegible] لکھنے کو ہو [illegible] قرآن [illegible] کر دیتی ہے۔ مگر یہ [illegible] برابر کر لی

لگاؤ اس عبارت سے نہیں رکھتا۔ پھر آخری عبارت (بقول محمد رمضان صاحب) یوں ہو گئی ہے بتلا دیتی ہے کہ جو طبع بحمد اللہ کوئی غلطی نظر نہ آئی اسکے جواب میں انجمن حنفیہ کہتی ہے کہ صرف ۱۵۰ ایک سو پچاس غلطیاں ہیں۔ واقعی ایک سو پچاس غلطیوں کی حقیقت ہی کیا ہے۔ جنھیں کو اندھا سمجھنے کا کوئی تمیں تو سوجھے میرے ٹیڑھے لگے "یہاں کھاری کنوئیں میں جانے کے بعد بھی ایمان ہی رہتا ہے۔" واہ تعلقہ دار صاحب آپ نے اس عبارت سے خوب ثواب کمایا۔ غریب پڑھنے والوں کو تصحیح و مقابلہ کی جانب سے بھی بے پروا کر دیا۔ این کار از تو آید



ریاضت کے متعلق [illegible] ہے کہ وہ [illegible] میں اضافہ کرتی ہے۔

[illegible] روائی نہیں کرتے۔

تعلقہ دار صاحب کے بعد دوسرا نمبر غلام محمد حاجی دین محمد شیخ جلال الدین تاجران کتب کے چھپوائے ہوئے قرآن کا ہے اور تیسرا نمبر مقبول عام پریس لاہور کے مطبوعہ قرآن کا ہے دونوں کے مصحح مولوی فضل الدین صاحب حافظ سراج الدین صاحب مولوی محمد حسین صاحب مولوی محمد عبد الرشید صاحب مولوی محمد حسین صاحب کاتب ہیں [illegible] مصحح مقرر کرنے کے بعد [illegible] بجائے خود [illegible] ہو سکتا ہے کہ پانچ [illegible] دس [illegible] ایک [illegible]

مگر نہیں لکھنے والا لکھتا ہے کہ نمونے کی آٹھ غلطیاں فی نسخہ اس اشتہار میں درج ہیں اگر پوری غلطیاں دیکھنا منظور ہوں تو انجمن حنفیہ میں تشریف لائیں اور مکمل غلط نامہ ملاحظہ فرمائیں لہذا [illegible] نے آٹھ غلطیوں پر کفایت نہیں کی بلکہ [illegible] کافی اصلاح دی ہوگی۔ اللہ میاں خود [illegible] ہیں کہ ہم اپنے کلام کی حفاظت کریں گے تو پھر ان کو کیا ضرورت ہے کہ خواہ مخواہ درد سر [illegible] ایک ایک نقطہ ایک ایک اعراب دیکھیں گے [illegible] شائد یہی سمجھتے ہوں گے کہ وعدہ کیا ہے تو اب تم ہی حفاظت کرو۔

ملے پر "اقتباس مقبول عام پریس کا مطبوعہ قرآن حافظ مختار النبی قریشی نے درست فرمایا ہے جو بفضل خدا حافظ ہونے کے علاوہ منشی عالم بھی ہیں [illegible] ءَ اَنۡتُمۡ [illegible] کی جگہ [illegible] لکھ گیا [illegible] کے عوض ترحیم لکھ گیا تو آپ کی بلا سے آپ کا نام نبی کی طرف سے [illegible] اب مجال [illegible] نہیں۔ رحیم کو رحیم بنا کے [illegible] حضرت ہوتے ہیں خرابی ہی کیا ہے۔ ایک کاتب قرآن کو شیطان کا نام قرآن میں لیا جانا [illegible] معلوم ہوا تو اس نے جہاں کہیں شیطان کو [illegible] اپنے باپ اور صاحب فرمائش کے باپ کا نام [illegible] کہ شیطان سے تو یہ دونوں بہرحال اچھے ہیں۔

مصحح صاحب [illegible] مختار النبی ہیں [illegible] عالم ہیں صاحب مطبع نے غلطی کی ایک عجب [illegible] بھول کی اگر مصنف قرآن رحیم و رحمان [illegible] کے آگے [illegible] تھا۔

ملے پر "اقتباس چوتھی نسخہ سردار [illegible] مہر کتب نے مولوی علیم الدین حافظ [illegible] حافظ مختار احمد مولوی امیر الدین مولوی [illegible] کے [illegible] تصحیح چھپوایا محمد رمضان صاحب فرماتے ہیں کہ سردار صاحب نے ایک [illegible] قرآن شریف کے ساتھ چھپوا [illegible] صحت کی بابت بڑی [illegible] خلاصہ یہ ہے کہ [illegible]

اعلان نہ کیجیے۔ نام کی لاج رکھیے۔" یہ چند کلمات بطور "حفظ ما تقدم" کے استعمال نہ کیجیے۔ "تقدم بالحفظ" مرغوب ہے تو بہتر ہے کیا معنے کہ حفظ ما تقدم تو کوئی چیز نہیں۔ وہ رفع دخل مقدر کا ہم معنی ہے۔ ہاں تقدم بالحفظ عاقبت اندیشوں کا فرض ہے۔

الغرض اس مضمون میں سے

کس نہ گوید کہ دوغ من ترش است

کے سوا اکثر ضروری اور مفید امور ہیں۔ اگرچہ اطناب کے سبب سے کسیقدر توحش ہوتا ہے۔

دوسرا مضمون بعنوان "پیام" عبد الماجد صاحب بی اے کا نتیجہ طبیعت ہے۔ یہ پیام "نوجوان علیگڑھ" کے نام ہے پر لکھنؤ سے تخاطب نہیں۔ پیام کا آخری حصہ یہ ہے کہ:۔

"عجمی ورنگی شاعری بہت وقت ضائع کر چکی ضرورت ہے کہ حقیقت حجازی کی جانب پھر رجوع کیا جائے"

اگر اس فقرے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اردو کے حوائل کے عربی عوامل کا استعمال شروع ہو یا اُردو الفاظ عربی نما بنا دیے جائیں، انکے صیغوں کی گردان عربی اوزان پر کی جائے یا اُسکے واحد مذکر کی ذرم میں جمع مونث سالم کی ذات اکا نمرا باندھا جائے مثلاً ادا جتی رمز جلنا ہوں، ملتب المجذبات رجذبات کا لیپ روشن کر خشکیات بجیات وغیرہ تو ہم اس تجویز کے مخالف نہیں ہیں مگر احتیاج سے زیادہ قرض لینے والا بیوقوفوں میں شمار کیا جاتا ہے اسکا لحاظ رہے۔

پیام کے بعد ایک تصویر رنگا رنگ کے درج کی ہے ایک نسیفہ چراغ اندر سے لائی ہے اور دوسری مرادوں والی اپنے بچہ کو گود میں لیے چراغ کے برکات حاصل کر رہی ہے یہ تصویر مسٹر ایم اے رحمن چغتائی کی صناعی کا نمونہ ہے اور اسمیں شک نہیں کہ کیفیات نفسانیہ کو جنکا تعلق بشرے اور قیافہ سے ہے وہ بوجہ کمل اس تصویر سے ہویدا ہے اور یہ نثر مضمونوں کا ایک مضمون ہے ایک کا چہرہ ریاضت اور نفس کشی کا مرقع ہے تو دوسری کی ہر حالت عقیدت و خلوص کا اظہار کر رہی ہے۔

تصویر کے بعد اردو رسم الخط اور سائنس کی اشاعت

سید طفیل احمد صاحب علیگ کا ایک مضمون ہے یہ مضمون نگار صاحب ہندی کی روز افزوں ترقیاں دیکھ کے گھبرا گئے ہیں اُردو کی مشکلات کا بھوت کچھ اس طرح آپ کے سامنے کھڑا ہوگیا کہ آپ کا ننھا سا دل دھڑکنے لگا۔ خدا رحم کرے اور اُردو چڑیل یا ناگن ہو جائے تو لوگوں کو چین آئے۔ کیا معنے کہ ہندی کے حروف سہل ہیں اُسمیں اعراب بشکل حروف موجود ہیں۔ اُس میں ایک ہی آواز کے متعدد حروف نہیں ہیں جس سے املا کی دشواریاں باقی نہیں رہیں۔ "پرتاب" چودہ ہزار شائع ہوتا ہے اور اُردو جرائد میں سے کسی کی اشاعت اتنی زیادہ نہیں ہے۔ ہندی کے پرچے ۲۰۵ نکلتے ہیں اور اردو کے (۱۲۱) ہندی کی کتابیں ایک میلے میں لاکھ لاکھ روپیہ کی فروخت ہو جاتی ہیں۔ اُنکے یہاں دولت کی ریل پیل ہے مفت کام کرنے والوں کی کثرت ہے۔ اُردو سیکھنے میں وقت زیادہ صرف ہوتا ہے۔ ہندی پڑھنے والا اُس سے نصف وقت میں عبارت پڑھنے لگتا ہے۔ اُردو کے حروف مرکب ہونے کی

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (نمونہ عام)

بعدالت دیوانی اجلاس عالیجناب مولوی سید خورشید حسین صاحب سب جج بہادر ضلع ہردوئی مقام ہردوئی۔

مقدمہ نمبر ۲۰ ۱۹۲۶ء

سید امتیاز حسین ڈگریدار
بنام
سید مجتبیٰ حسن وغیرہ مدیونان

مسماۃ افسر جہاں بیگم زوجہ سید مجتبیٰ حسن بنت نواب مرزا احمد حسن خاں ساکن شہر لکھنؤ محلہ منصور نگر لال کوٹھی

ہرگاہ مسمی سید امتیاز حسین ڈگریدار نے درخواست اجرا ڈگری اس عدالت میں گزرانی ہے کہ جائداد نیلام طلب متوکہ مدیونان مسماۃ واقع موضع مجنا پور پرگنہ سانڈی ہردوئی ہے۔ لہٰذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم بذات خود یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بروقت دس بجے بتاریخ ۲۰ ماہ جون ۱۹۲۶ء اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاؤ۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو درخواست مذکور تمہاری غیر حاضری میں سماعت کی جائیگی۔

بتاریخ ۱۹ ماہ مئی ۱۹۲۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

دستخط حاکم بحروف انگریزی

وقت حاضری بدفتر عدالت جناب جج صاحب بہادر ہردوئی ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک۔

حالت میں اپنی شکلیں بدل دیتے ہیں۔ ہندی میں یہ بات نہیں۔ اردو کا ٹائپ نہیں بن سکتا ہندی کا بن سکتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ہندی دوڑ کا اس دوڑ میں اردو پیچھے رہی جاتی ہے اور ہندی بازی سر کیے لیتی ہے۔ یہ تمام مصائب ہیں مگر ان کے دفاع کے واسطے منشی جی صاحب نے جو ذرا تجویز فرمائی ہے وہ ایسی مہمل ہے جسے کوئی سمجھ نہیں سکتا۔ سنیئے:-

ابتدائی حالت کو اس قدر سہل کر دیا جائے کہ اسکے سیکھنے میں کم وقت صرف ہو...... ضرورت ہے کہ جلد سے جلد ان اہم امور کی طرف توجہ کی جائے (۱) حروف کی مختلف شکلیں (۲) اعراب کے لیے نشانات یا حروف۔

آخر میں حضرت نے قابل تعلیم علوم کی ایک چیستاں ہربرٹ اسپنسر کے فلسفہ تعلیم سے نقل کری ہے جسے بعض مضمون سے کوئی مناسبت [illegible] صاحب کے بارے میں ہیں حضرت مضمون نگار سے کامل اتفاق ہے واقعی مصیبتیں ہیں اور گرانی ہیں ہیں لیکن جبر کیا گیا اردو سے جو آج تک نہ دو ہے مگر سوال یہ ہے کہ یہ تو ایک بیمار کو صحیح و توانا کے مقابلے میں دوڑنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟

وہی مثل ہے اصل نہ سکوں مرا گئے نہ نام۔ حرکت جب شروع ہوتی ہے تو جسم میں حرارت اور گرمی پیدا کرتی ہے اور جب بڑھ جاتی ہے تو رفتہ رفتہ اکر جاتا ہے۔ اس دوڑ دوڑ میں اگر مقابلہ ہو تو اردو کا عمر خشندہ اپر بھروا فرگوں نہ ہو۔

ہم تو انکی مشکلیں انگریزی میں بھی ہیں اور کم نہیں ہیں مگر وہاں روز بروز ترقی ہو رہی ہے خوب و درستی انکے مشکلات کی شکایت نہیں کرتے اور ایک اپنی زبان والے ہیں کہ شیانہ روز اسکی تحصیل میں لگے رہتے ہیں انکی غفلت اور وحشی اصلی جدت کی فکر نہیں۔

ابتدائی حالت کی آسانی اور صورت یہ کیسے ممکن ہے کہ الفاظ کی ترکیبی شکل بدل دیجیے اور اپنا نام بول لکھا کیجیے

[illegible] آپ کا اور اگر اعراب ہی ضرورتی ہیں تو لگا لیجیے۔

سن بی نی ذ شہ وہ بی ل ا د م ذ ر ج ایک ہی آواز کے متعدد حرفوں میں سے ایک حرف رکھ لیجیے باقی سب کو رخصت کیجیے۔ یہ کم بخت ناشدنی بڑے موذی ہیں۔

اس طرح اغلاط ترقی بالکل زائل ہو جائیں گی۔ ہی گڑبڑ گھالا نہ دل دھڑکے گا۔ انھیں اردو حروف و الفاظ کی وساطت سے مضامین اور علوم ذرا در قوم تک پہونچ جائیں گے۔ جب سہل نسخہ موجود ہے تو کیوں کڑھیے اور کیوں دل تھوڑا کیجیے۔ آپ کی تحریر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہیں آپ بڑے نباض۔ مرض کی تشخیص ہوجانے کے بعد ازالہ مشکل نہیں رہتا۔ اور میں آپ سے صحیح وضاحت کرتا ہوں کہ جو امراض آپ نے اردو میں مقابل ہندی تجویز فرمائے ہیں بجز اس عنوان کے دفع نہیں ہو سکتے جو میں نے اوپر کی سطروں میں لکھے ہیں۔ اگر ان پر آپ راضی نہیں ہیں تو پھر اردو زبان اور ہندی حروف یا انگریزی حروف اختیار کیجیے۔ [illegible]

آپ گئے۔ نہ مقابلہ کا جھنجھٹ نہ تضییع اوقات نہ تعصب کی کوفت۔ ہر دشواری آسان۔ ہر وقت سہل اس مرحلے کے بعد دو تین مصیبتیں اور بھی باقی رہی جاتی ہیں لگے ہاتھوں ان کا حل بھی سن لیجیے۔ اس طرف جناب کا خیال خدا جانے کیوں نہ گیا۔

(۱) اردو الفاظ میں تانیث و تذکیر کا فرق اسکی ترقی میں مخل ہے جب کوئی ایرانی آغا یا صحرائی عرب یا جاتھو انگریز اتفاقاً ہندوستان میں وارد ہوتا ہے تو اس فرق کی وجہ سے اسکو دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ فرق باطل نہ رہنا چاہیے ایسی حالت میں ان لوگوں کو اختیار ہوگا کہ سید طفیل احمد آئی گھر میں گئی۔ سہیل میاں مضمون لکھ رہی ہے۔ کہیں یا سید طفیل احمد آئے۔ گھر میں گئے۔ مضمون لکھ رہے ہیں کہیں۔

(۲) اردو میں زنانی زبان اور سردانی زبان کچھ اور۔ اگرچہ بعض جو بچ ٹوٹے اتو یہ سمجھتے ہیں کہ لکھنؤ و دلی کی زبان اور دیگر مضافات کی زبان اردو میں صرف دہلی اشدہ کا فرق ہے جیسے ہر جگہ کی بولی ہیں اگر دہلی اشدہ پر عادی ہو جائے تو لکھنؤ یا دلی کی بولی ہو جاتی ہے مگر یہ انکی سمجھ کا پھیر ہے لکھنؤ میں اگر کوئی شخص زنانی بولی بولے وہ الفاظ استعمال کرے جو عورتوں کے واسطے مخصوص ہیں اور صرف نقل قول وغیرہ کی ضرورت سے مرد انھیں الفاظ وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں تو گو ہو جائے۔ عورتوں کی بولیں جدا گانہ ہیں ان کا انداز بیان جدا گانہ ہے۔ [illegible] وہی مثل ہوئی گھر کی بی بی [illegible] لکھنؤ والے اچھے نہیں سمجھتے۔

تو وہ زنانہ کہلاتے ہیں مختصر یہ کہ فرق باریک سے باریک لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ اور مصیبت ابھی باقی ہے [illegible] ترقی میں خلل ڈالتا ہے جیسا اب اردو کی شکل ہو گی۔ ملتی چاہیے۔ اوپی اشد [illegible] بنا دیں ان الفاظ کو جانے دیجئے تو پھر کسی طرح انداز گفتگو ان الفاظ کے خالی ہونے لگے یا دو دو کی زندہ رہے [illegible] اختیار کر لینے میں مرتفعہ ہے



"دیکھو جی میری گرفتاری تو آسان ہے مگر بھالو تمہارے قابو میں آنے والا نہیں یہ اپنا ناچ دکھاتا ہی رہے گا۔

کیا مضائقہ ہے آخر اکثر انشا پرداز جو اس باریک فرق سے واقف نہیں کیا کرتے ہیں؟ مطلب تو یہ ہے کہ کسی طرح ترقی حاصل ہو۔ تنگی سے فراخی بہتر ہے۔ تعلیم کی وسعت کے ساتھ زنانی اُردو کا روج رفتہ رفتہ کم نگاہی قبول کر رہا ہے لہذا ممکن ہے کہ اس اصلاح کی انتہا زنان خانے ہی سے ہو جائے اور دیگر مصلحین کو ہاتھ پاؤں ہلانے کی زحمت نہ اٹھانی پڑے۔ زنانی بول چال میں کوئی علامت ایسی نہیں ہے کہ باہر والوں کو اپنی جنس سے مطلع کر دے۔

(۳) بعض اشخاص کا خیال ہے کہ الفاظ سوقی بازاری اور رکیک بھی ہوتے ہیں ہر چند کہ مقام حکایت و نقل قول میں مہذبین بھی وہی الفاظ استعمال کرتے ہیں لیکن دشواریوں سے پیچھا چھوٹتا ہے تو ان قیود سے بھی ہاتھ اٹھانا لازم ہے۔

اے اللہ دیکھیے ان دشواریوں سے کب مخلصی ہوتی ہے۔ اُردو کی جان شکنجے میں ہے۔

الحاصل اعراب کے ساتھ حروف مفردہ لکھنے اور دیگر قیود بر طرف کر دینے سے ابتدا تھوڑی سی وحشت ہوگی لیکن پھر عادت ہو جائے گی۔ چنانچہ جب نور الدین علی بغداد میں وارد ہوا خلیفہ ہارون رشید کے باغ میں مقیم ہوا۔ شیخ ابراہیم داروغہ نے شراب پی قندیلیں روشن ہو گئیں خلیفہ واقعے کی ٹوہ لینے نکلا اور ماہی گیر سے بھیس بدلنے کی ضرورت ہوئی تو اسے اپنے ہم نام خلیفہ ماہی گیر سے اُس کا جوان بھرا جبہ مانگا۔ آپ جانیے ماہی گیر کا جبہ کوئی معمولی چیز نہ تھا پہنتے ہی چھٹی کا دودھ یاد آ گیا۔

خلیفہ نے گھبرا کے پوچھا:۔

ماھذا القمل الکثیر فی الجبۃ؟

ارے یہ کیسی جوئیں اس جبہ میں ہیں۔

ماہی گیر نے جواب دیا:۔

"یا سیدی ان اللہ فی ھذہ الساعۃ یولمک فاذا مضت علیک جمعۃ فانک لا تحس بہ"

(مضمون جو شروع میں گھنٹا دو گھنٹے تکلیف دیں گی ایک ہفتہ گزر جانے دیجیے پھر معلوم بھی نہ ہوں گی)۔

مسٹیل کے اس نمبر میں صفحہ ہی ہمارے کام کی

باتیں ہیں۔ ہم ان پر آئندہ کچھ لکھیں گے انتظار کیجیے مجموعی حیثیت سے یہ رسالہ دیگر رسائل سے ضرور ترجیحی درجہ رکھتا ہے۔ ہماری نکتہ چینی سے خریداری کی نیت رکھنے والے بیدل نہوں منگائیں دیکھیں فائدہ اٹھائیں۔ سالانہ قیمت ۶ روپیہ فی کاپی ۸ آنہ مسلم یونیورسٹی پریس علیگڑھ سے طلب کیجیے۔ اس نمبر کا حجم ۲۱۲ صفحہ ہے۔ اور ہر اعتبار سے غنیمت ہے۔

باقی آئندہ

راقم

خاکسار ادیب الادب

مولانا پنچ کی نوٹ بُک

حکایت

جولاہا: بکسا کی ماں۔ تم تو پھر پیٹ پھلا لیو۔ اب بتاؤ لڑکا ہوا تو وہ کہاں رہیہے۔

(لڑکا ہوا تو وہ کہاں رہے گا تم نے تو پھر پیٹ پھلا لیا)

جولاہن: آؤ۔ تنک سی کھٹیا کھسکا لیں (آؤ تھوڑی سی چارپائی سرکا لیں)

دونوں کوٹھے پر چارپائی بچھائے لیٹے تھے کہ یہ وسوسہ دل میں پیدا ہوا۔ بکسا کے والد اور بکسا کی ماں نے دوسرے آنے والے کی جگہ خالی کی جو منوز شیشہ (جھلی سوئرنین) کی تھیلی میں ریشم کے کیڑے کی طرح آرام کر رہا تھا۔

جولاہا: بھلا سنو تو اوکی دولہین کہاں پہوڑ سے (اس کی دولھن کہاں سوئے گی)

جولاہن: تنک اور کھسکو۔ (ذرا اور سرکو)۔

فاصلہ اور بڑھا۔ اب دونوں چارپائیاں ایک اِس سرے ایک اُس سرے چھجے کی کگر دبانے (اپرپہنچ گئیں) گر دل کے ولولے نے پھر ابھارا۔ اور بکسا کے والدین اس فکر میں پڑے کہ اگر آنے والے صاحبزادے کی شادی ہوئی پھر نو مہینے کے بعد پوتے صاحب وارد ہوئے تو کوٹھے پر ان کے رہنے کے واسطے بھی جگہ درکار ہوگی چارپائیاں کنارے پر پہنچ گئی تھیں گنجائش زیادہ نہ تھی ایک ایک پایہ چھجے کے نیچے پڑ گیا اب جو دونوں

لیٹے تو سرخاب کے جوڑے کی طرح ایک اِس پار چلا گیا دوسرا اُس پار۔ اپنے گرنے کا رنج نہ انھیں تھا نہ انھیں وہ بھی رو تی تھیں ہائے مورا بلوا یہی چلاتے تھے ارے سوری ہو مورا پوتا۔ محلے والے آ کے خیریت پوچھی کہا: بھرا پُرا گھر خاک میں مل گیا۔

کچھ ایسی ہی اُمیدیں تھیں ایسے ہی خیالی پلاؤ تھے جنھوں نے جنوبی افریقہ کی اسمبلی کے اثنا کہہ دیے پر کہ امتیاز رنگ و نسل والا قانون معطل ہے۔ پیش ہوگا تو ہندوستانیوں کا پورا لحاظ کیا جائے گا۔

اہل ہند کو باؤلا بنا دیا وہ لگے چارپائیاں ہٹانے لیکن ہمیں اتنی سخاوت کی ہرگز اُمید نہ تھی۔ بھلا چڑیا کی بی بھولی آنکھ اور گورے چمڑے کے قابو میں آئی ہوئی چیز کبھی واپس ملی ہے؟ جو آج توقع ہوتی پیپلیجے صاحب جیٹ سنگنی پٹ بیاہ مسودہ صاحب پیش بھی ہوئے پاس بھی ہو گئے۔ بکسا کے باپ اور بکسا کی مہتاری اپنی امیدوں سمیت آٹھ آٹھ آنسو رو رہے ہیں حکومت ہند سے فریاد کی جاتی ہے کہ ہائے لاکھ کا گھر خاک ہو گیا۔ دم بھر میں خیالی قلعہ ڈھے گیا۔ حکومت کی جانے بلا۔ بوا نسیبن سچ کہتی تھیں۔

اندھے کے آگے روئے اپنی آنکھیں کھوئے

"بابائے مزدوری کا نتیجہ"

انگلستان کی حکومت لاکھ تعلیمیں بجائے کہ مزدوروں کے مقابلے میں وہ جیتی۔ مگر غلط۔ واللہ غلط۔ مزدوروں کو جھک مار کے تخفیف اجرت کی تجویز واپس لینی پڑی مزدوروں کو بیکاری کا ٹیکس اب بھی حکومت ادا کر گی۔ پھر آپ ہی بتائیے کون جیتا۔ ابھی اسٹرائک ابھی ختم نہیں ہوئی ہے۔ ہمارے نزدیک ہڑتال اسقدر بے وقوف ہیں بات پر اڑے رہیں تو دوسروں کے دست و بازو کا صدقہ کی ہے اور خزانے والے ابھی اور رو دیں گے اور عجب نہیں کہ ہر ایک بڑھ میں آٹھوں حصہ کے شریک ضرور ہو جائیں گے اگر چہ یہ حصہ بنڑے میں ہی گھر بسی کا ہے۔

فسانہ اور اصلاح

جو کوئی یہ کہے کتابیں میں لڑو جھگڑو نہیں۔ روز

بڑی بات ہے۔ اگر رعایت مروت نہیں تو عوض معاوضہ سہی۔ نہ تم سیہوں کے سامنے منہ کے بل جاؤ۔ نہ وہ چندوں کو دیا دینے کے قرض سے ملا پنچ گا سے حلال کریں۔ وہ یقیناً اصلاح کے صحیح راستے پر ہے۔ مگر قدیم رسموں کے یاد دلانے والے یا کسی حق پر چونا ٹیک دینے والے یا شبہ خطرہ میں ایک طرف سے باپ کی رسم کی قدامت پر اصرار ہوگا دوسری جانب سے گاؤکشی کے جواز قدامت پر۔ آخر یہی بیچ میں کیا ہورہا ہے اتنی گائیں جو ذبح ہوئیں اور مقتول ذبح ہو میاں ان کا خون کس کے سر ہے اور کلکتہ میں جو ناؤ کھسکنی ہوئی مسخ شخ میں بار دھا لگا اسکا عذاب کس کے ماتھے ہے؟ بولو پنڈت ماری یا حضرت مولوی!

چومتے ہی گال کالا

کہتے ہیں کہ بمبئی میں ٹرمیوے جنکشن کے قریب ایک حسینہ غالباً ٹرام کا انتظار کر رہی تھی کہ یکایک ایک حواس باختہ بھونرا پٹھان اس کنول کے پھول کو دیکھ کے بیتاب ہوگیا اور پیچھے سے آن کے دونوں ہاتھ پیچھے بوسے کا ڈنک اس زور سے چبھویا کہ دونوں گال سوزان ہو گئے بقول حضرت مرزا سے

دیکھو اس طرح سے لیتے ہیں بوسے والے
شمع کا لب نہ جلا بزم میں پروانے سے

اشتہا ہی بے اختیاری ہے۔ پر وحشن کی یہ کشش تو انکھیں نہیں مگر یہ کیا یا ہو عشق ضرور عجیب ہے۔ اگر دس پانچ مرتبہ عشق ایسا ہی دور کرے تو شاید مرغان حرم کا یہ رسم ورواج کہ واقعی عورت کے لیے اچانک ہو جاتا۔ اور کہنے کی پھر حاجت نہ ہوتی ہے

بوسہ بمن دادی رنجیدہ
بازستانم نہ پسندیدہ؟

افسوس ہے کہ حضرت قصدہ جرم کا رواج اس ملک میں نہیں ورنہ ہم مشورہ دیتے کہ عاشق کی یہ درخواست قبول کی جاسکے

عوض بوسہ حسیناں دل و جاں می طلبند
داد دھاشا نچہ بہ ما کاشکے از ما گیرند

بیشک ٹھیک اسی طرح حسن کو عشق بیچ کے انتقام لینا

حق دیا جاتا جس طرح پٹھان نے ظاہر کیا ہے یعنی شارع عام پر عاشق دل فگار کی شکلیں زعفران رسا کی کنہ میں کسوائی جائیں۔ تو وہ دل عاشق پر نگاہوں کی ننھی ننھی پیاری پیاری برچھیاں گھونپی جاتیں اور اسکے بعد اشارہ کیا جاتا کہ ہاں دونوں کے صف بستہ لشکرے عاشق گنہگار کے گالوں پر تم بھی دھاوا بول دو۔ کس کی ہمت ہے کس کی رہ جائے گی۔ الگال بالگال والبوسۃ بالبوسۃ

سے لگا دو مت رے جھگڑے کو یار تو باتی
چکٹ لگا جو ہو بوسے کی جستجو ! تو

اور یہ ترکیب تو ہمارے پسند نہیں کہ مجروح گال سے معشوق صاحب ماکرت فریاد کریں عاشق کی شکایاں کریں اور حاکم صاحب مرتجمنجی سال کا حکم دیں۔ بھلا کیسے آخری مجرم کے حال کی تحقیق تفتیش کیسی۔ عاشق کہتا ہے کہ حضرت پٹھان آدمی ہوں اپنی ولایت کا میوہ سیب چن دیکھ کے صبر نہ کر سکا۔

عاشق سے بھی ہوتا ہے کہیں صبر و تحمل
وہ کام تو کرتا ہے جو آتا نہیں مجھکو

چھبیلی بھٹیاری

بنام

لارڈ لٹن

لاٹ صاحب! آپ نے مجھ غریب کے قصہ کا ہے کو دیکھا ہوگا۔ مختصر بیان کرتی ہوں۔ میں ایک شہزادہ پر عاشق ہوئی وہ مجھ پر لٹو ہوا۔ آپ جانتے ہیں سرائے کی بھٹیارن تو بری ہوتی ہے شہزادہ بیگم نے جو یہ حال سنا تو دہی والی کا جیسی بل کے سرے گھر آئی میں واقعت نہ تھی سب جو مجھی ہوں تو دہی والی ہے یا کوئی چیز ہے۔ جب سے آفتاب نہ ہے مہتاب میں نے پوچھا کہ بی دہی والی یہ لمبے لمبے بال کیونکر بڑھانے کہنے لگی تم بھی سرمنڈوا دو تمہارے بال بھی ایسے ہی ہو جائیں۔ واشت دیکھ کے میں بولی وانت میں کالا کے رانے۔ کہا تم بھی اکھڑوا ڈالو پھر جو نکلیں گے تو ایسے ہی ہو نگے۔ میں نہ کہا انکھیں کیسی کٹیلی ہیں

وہ بولی میری آنکھوں میں پچھلی تھی وہ سے نکلوا دے اب پھر سے جو نئے ہوا یسے نورانی نکلے وہ بی بھٹیارن کو مزے دیں اڑاتا ہے جو پہلے مصیبت جھیلے بعد کی دام دھاؤ میں جاتی ہوں۔ میری آئی شامت میں نے نائی کو بلا کے سرمنڈوا یا جراح سے دانت اکھڑوا ئے گال سے آنکھیں نکلوائیں۔ ہائے کس غضب میں جان پھنسی۔ نہ آنکھ رہی نہ رک تھی چاندی اسپر طرہ یہ کہ شاہزادے صاحب نے جو میری صورت دیکھی تو الٹے پاؤں پھر گئے۔ پھر وہ دن اور آج کی گھڑی نہ بندے خدا نے گھر میں قدم نہ رکھا میں سمجھی تھی کہ ساری دنیا سے نرالا میرا قصہ۔ تمام جہان سے بڑھکر میری حماقت ہے مگر نہیں ہندوستانیوں کا حال میرے قصے سے زیادہ عجیب ان کی حماقت میری حماقت سے کہیں بالشت زیادہ ہے۔ آپ کی تری آزادی دیکھ کے انھیں آزاد ہونے کا شوق پیدا ہوا۔ پوچھا آپ لوگ کس طرح زندگی بسر کرتے ہیں کیا پڑھتے ہیں یہ عقل کہاں سے پائی۔ یہ کرتوت کس نے سکھائے۔ جواب ملا گھر سے ہوکے باپ دادا کی وضع پر ہو تو کوٹ پتلون ڈانٹو۔ ٹماٹ کے کپڑے پہنو زری زربفت دسیوں جیسی کے پرانے چیتھڑوں سے غریبوں کا پیٹ بھرتا تھا۔ سونا چاندی کی گھڑیاں جمع کرو ہم سے خریدنا سوتی ہے کے بیوپار بیٹ بھرو اپنی بولی سے نفرت کرو قانون قاعدے کے جبریات کرنا چھوڑ دو۔ چار دن میں تم بھی ہمارے ایسے ہوجاؤ گے۔ ہندوستانیوں نے یہی کیا۔

"کوا چلا ہنس کی چال اپنی بھی بھولا"

چلیے اس فقرے میں آکے یہ لوگ بھی میری طرح اندھے ننگے بوچے منڈے بوچے ہو گئے۔ رنگا۔ بدمت کے انھیں ایک چیز ایسی نظر آئی جو آپ کے یہاں تہذیب کی نشانی سمجھی جاتی ہے انھوں نے دیکھا کہ لندن میں ہر شخص یا دہ سکتا ہے کسی کو کوئی عیب خالی نظر نہیں آتی جب انھوں نے آپ سے کہا کہ ہمارے صاحب ہو جاؤ ہوئے ہیں وہم کی کسر رہی جاتی ہے اجازت دیجیے کہ ہم بھی اور کچھ نہیں تو جان کی حفاظت ہی کے لیے ہتھیار باندھیا تو آپ نے کہا یہ مطالبہ قوم کو جنگل کی سلطنت کی طرف لے جاتا ہے۔ قانون کی حکومت تہذیب کی علامت ہے

اصلی کوک شاستر یا بہار عیش

المعروف لذت النساء باتصویر ۸۴ آسن والا یہ وہ کوک شاستر ہے جو آجکل ہر کتب فروش سے مل سکتی ہے بلکہ یہ وہ نسخہ ہے جو کوک صاحب کے خاص الخاص بیاض سے پرانی کوک شاستر کا لفظ بلفظ ترجمہ ہے جس کو ایک عام لوگوں کو کوک پڑھنے پڑھانے ... [illegible] نصیب ... اصلی ... تمام باتیں درج ہیں جنکے جاننے کے لیے آپ سیکڑوں روپیہ برباد کر چکے ہیں اور پھر بھی مطلب حاصل نہیں ہوا یہ کتاب سوائے ہمارے دوسری جگہ ہرگز نہیں مل سکتی اس کتاب میں صد ہا مفید اور خاص مطلب کی باتیں درج ہیں۔ عورت و مرد کے متعلق [illegible] اور خاص حالتوں کی عورت و مرد کی جنسی تصویریں ... ۸۴ بہترین آسن کا مفصل بیان ... اور علمی اصول درج بھی ہیں ... آج منگا کر حسرت پوری کیجیے ورنہ ممکن ہے کہ پھر اسکی ایک جلد بھی [illegible] ... افسوس کے کوئی چارہ نہ رہیگا ... قیمت فی جلد دو روپیہ محصول ۲ر علاوہ۔

ملنے کا پتہ: منیجر جنرل بک سپلائی کمپنی لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ ۲۴-۱۹۲۵ء

کی چند مکمل جلدیں دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد ۶ مع محصولڈاک۔
مشتاقین جلد طلب فرمائیں
منیجر اودھ پنچ۔ لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) نقد روپیہ پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کردی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائیگی

(۴) بحساب ۲۵ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا علاوہ خاص حالت کے ... پرچہ واپس نہ لیے جائیں گے

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سنت سدا سکھ [illegible] کٹ کھانسی۔ ہیضہ۔ درد پیٹ مد ہضمہ۔ درد سنگرہنی۔ اطفال وغیرہ بیماری کے امراض کے لیے خوشبودار دوائی جو صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر دینے سے ورا جادو کا سا اثر کرتے ہیں۔

قیمت ۸ر ہر جگہ بکتا ہے

دور وبچ کیسری بیچے و کمزوری کے بڑے لکھوں والی نتائی دوا قیمت ۱۲ر

بال سدھا بچوں کی کمزوری کو دور کر کے بدن کو مضبوط فربہ اور پھرتیلا بنانے والی میٹھی دوا قیمت ۱۲ر

ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب

سول ایجنٹ اندر چند اینڈ کو لکھنؤ

ہندوستان کے سول ایجنٹ اے فضل اینڈ سنس [illegible] لکھنؤ

فیٹا

ایک عجیب و غریب طلاء

جو جسم کی خاص فربہی کے لیے مخصوص ہے

نامرد و مجلوق

اپنی حالت چاق و درست کرنے کیلئے طلب کریں

کمزور و تندرست بھی فائدہ اٹھائیں

کوئی تکلیف و خاص پرہیز نہیں

قیمت ۱ برائے عوام تین روپیہ آٹھ آنہ ہے۔
۱۱ برائے امراء [illegible] دس روپیہ آٹھ آنہ
خرچہ معاف، حوالہ اخبار ضروری ہے

پتہ: رسائن گھر شاہجہانپور

اصلی کوک شاستر بہار عیش المعروف لذت النساء ۸۴ آسن والا ...

مخزن مذاق [illegible] ظرافت [illegible] مذاق کا مشہور [illegible] ... قافیہ ... بات بات پر ... الانتخاب ... بہر صورت کی ... سستی سکتا ہے قیمت فی جلد

شمار رنگین ... ہندو مسلم نفاق کے تباہ کن نتائج کے ساتھ ساتھ تعصبات مذہبی کی نقصانات ... اتفاق واتحاد کی برکتوں کے دلچسپ ڈرامے کا نقشہ کھینچا گیا ہے قیمت ۱۲ر

۲۰ ناول دو روپیہ میں۔ حجم تقریباً ایک ہزار صفحہ۔ ستانہ بیگم و طلسم حیرت ... تحفۃ المرحوم ... باقری ... ۳ر

منگانے کا پتہ: منیجر اردو بک ایجنسی لکھنؤ

سیاحت نظر لیف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کی

منظوم سفرنامہ عراق

عجیب و غریب نظم ہے ... شاعرانہ شادی ... سے فائدہ اٹھائیے قیمت فی جلد ۶ر

ٹکٹ بھیجئیے یا وی پی اور منی آرڈر بھیجئے۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہر بیماری کا علاج خود کر لو

جو صاحب حکیم ... کی ... تجربات کا ... وغیرہ دوسروں کی ... بیماری کا علاج ... کرنے کے قابل ہو جائے ... روزانہ ... سیکڑوں روپیہ ... ایک بیماری کے ... قیمت فی کتاب ... جلد ... محصول ... [illegible] ... رسالہ مفت بھیجا جاتا ہے۔

منیجر دفتر حراغ حکمت علی گڑھ شہر یو پی

رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳ - اودھ پنچ لکھنؤ